۱۹۸۴ء کی اشاعت میں ان الفاظ کے ساتھ رقم کرتے ہیں۔

"مجلس احرارِ اسلام کے جلسوں کو غنڈہ گردی سے درہم برہم کرنے کی پوری کوشش کی گئی لیکن سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری کے سامنے یہ کوششیں کامیاب نہ ہو سکیں اور احرار کے چار نمائندے جن کے نام اوپر درج کئے گئے ہیں مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ میں شریک رہے۔"

احرار کی مشترکہ پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدگی کے ضمن میں مسلم لیگی مؤرخ عاشق حسین بٹالوی صاحب کی تضاد بیانی آپ نے ملاحظہ کی۔ آپ پنجاب یونیورسٹی میں لیکچر دیتے ہوئے علیحدگی کی وجہ کچھ بیان فرماتے ہیں اور "یادِ ایام" پر تبصرہ کرتے ہوئے کچھ اور تحریر کرتے ہیں۔

؎ جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

میاں محمد شفیع صاحب نے "کاروانِ احرار" کی ایک دوسری روایت اپنی آپ بیتی میں رقم کی ہے۔ اس ضمن میں گزارش ہے کہ یہ روایت جانباز مرزا کی نہیں ہے۔ انہوں نے اس روایت کو صرف "کاروانِ احرار" نامی کتاب میں نقل کیا ہے۔ دراصل یہ شہادت احرار رہنما تاج الدین لدھیانوی کی ہے اور وہ آگے چل کر اپنے کتابچہ "اکابرِ احرار اور قائدِ پاکستان محمد علی جناح" کے ص۲۱ پر علیحدگی کے اسباب بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ:

"مسلم لیگ پر مسلط ٹوڈیوں، سرمایہ داروں، لیگ کے دوسرے درجے کے لیڈروں اور نچلی سطح کے کارکنوں نے ایسا معاندانہ رویّہ اختیار کیا اور اختلافات کی ایسی آندھیاں اُٹھائیں کہ پناہ بخدا، مجلس احرارِ اسلام اور مسلم لیگ میں تلخی بڑھتی گئی۔ اختلافِ رائے نے مخالفت کی صورت اختیار کرلی اور منافرت کی خلیج ناقابلِ عبور ہوگئی تاآنکہ۔

؎ اس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا۔"

مرزائی عجیب بندے ہیں نوکری چھوکری کی دعوت ہے
حرص و لالچ تمام انڈے ہیں دھندے ان کے بھی سارے گندے ہیں